بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ ۳ فتح ۱۳۴۸ھ ۳ دسمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۸۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام دوستوں کو حتی الوسع ربانی باتوں کو سننے کیلئے جلسہ سالانہ میں ضرور شامل ہونا چاہیئے

اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف بیان کئے جائیں گے جو ایمان و معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں

" تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولےٰ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دِل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اِس غرض کے حصول کے لئے صُحبت میں رہنا ایک حصّہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور کسل دُور ہو اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق و شوق پیدا ہو جائے۔ سو اِس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہو گی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعثِ ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسّر نہیں آسکتا کہ وہ صُحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اُوپر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں چند روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالےٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت اور عدمِ موانع قویہ تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو سکیں .... تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للّٰہ ربانی باتوں کو سُننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اِس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اِس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں ۔" (آسمانی فیصلہ)

اخبارِ احمدیہ

5

ربوہ ۲ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

محترم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی مربّی سلسلہ احمدیہ (ریٹائرڈ) لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اور بغرض علاج لاہور تشریف رکھتے ہیں۔ طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

ربوہ یکم فتح۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی آنکھ کو موتیا بند کے آپریشن کے بعد بفضلہٖ تعالیٰ درست ہو چکی ہے لیکن معدہ اور ہاضمہ کی خرابی کی تکلیف تا حال بہت زیادہ ہے۔ احبابِ جماعت رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ۔

مکرم صوفی عبد الغفور صاحب انسپکٹر وقفِ جدید عرصہ قریباً ایک ماہ سے ٹائیفائڈ بخار کے باعث بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صوفی صاحب موصوف کو شفاءِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور سلسلہ کی بیش از پیش خدمات بجا لانے کی توفیق بخشے آمین۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

قافلہ قادیان میں جانیوالے احباب متوجہ ہوں

جن احباب کا نام قافلہ قادیان میں منتخب ہو چکا ہے انہیں تین عدد ویزا فارم بھجوائے جا رہے ہیں اور انہیں ان فارموں پر چھ جگہ جہاں کہ سُرخ روشنائی سے سا نشان لگا دیا گیا ہے دستخط یا نشان انگوٹھا لگانا ہے۔

اگر پاسپورٹ یا پاسپورٹ فارم پر دستخط اُردو یا انگریزی میں کئے ہوں تو اِن فارموں پر بھی اسی کے عین مطابق اردو یا انگریزی میں ہی دستخط کئے جائیں اور فارم فوراً بلا توقف واپس بھجوا دیئے جائیں تا کہ ان کی خانہ پُری کی جا سکے۔ کوئی دوست فارم خود پُر کرنے کی سعی نہ فرمائیں۔

ربوہ کے احباب دفتر خدمتِ درویشاں میں خود تشریف لا کر دستخط کر جاویں ۔

(ناظر خدمتِ درویشاں)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ فتح ۱۳۴۸ ہش

جماعتِ احمدیہ کا اٹھہتر واں جلسہ سالانہ

آج یکم دسمبر ۱۹۶۹ء مطابق یکم فتح ۱۳۴۸ ہش کا دن ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آج سے ۲۶ روز بعد ہمارا اٹھہتر واں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے جو ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر تین دن رہے گا۔ اس جلسہ کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے ڈالی تھی اور پہلے جلسہ میں صرف پچھتر دوستوں نے شمولیت کی تھی۔ دسمبر کی ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ تاریخیں بھی آپ ہی نے مقرر فرمائی ہیں اور سوائے نہایت مجبوری کے ان تاریخوں سے انحراف نہیں کیا گیا۔ شاید ایک آدھ دفعہ جلسہ نہیں بھی ہوا اور پچھلے دو تین جلسے ماہِ رمضان کی وجہ سے آگے بھی ڈالے جاتے رہے ہیں۔ اکثر جلسے قادیان میں، تقسیم کے بعد کچھ جلسے لاہور میں بھی ہوئے ہیں لیکن سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب سے ربوہ میں مقیم ہوئے یہ جلسے ربوہ شریف میں ہی منعقد ہو رہے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے کیا بلحاظ شمولیت کرنے والوں کی تعداد کے اور کیا بلحاظ ان کے ذوق و شوق کے ہر جلسہ اپنے پہلے سے زیادہ پُررونق اور زیادہ پُرکشش ہوتا ہے۔

اِس جلسہ کی جو برکات ہیں وہ دوستوں کے دلوں پر منقش ہیں اور شاید ہی کوئی دوست ہوگا جو اس میں شمولیت کو اپنے لئے فلاحِ دارین نہ خیال کرتا ہو۔ اس جلسہ کی تخصیص یہ بھی ہے کہ نہ صرف مرد ہی اس کے دلدادہ ہیں بلکہ عورتیں اور بچے بھی عید کے دن کی طرح بلکہ کہیں اس سے بھی بڑھ کر جلسہ کا انتظار کرتے ہیں اور جس طرح مسلمان عید کے لئے تیاریاں کرتے ہیں اس سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر جلسہ کی تیاریاں کی جاتی ہیں۔ اکثر بچے جوان ادھیڑ بوڑھے اس کے لئے نئے کپڑے سلاتے ہیں۔ غریب سے غریب کنبہ بھی پس انداز کر کے جلسہ میں شمولیت کرنا ضروری خیال کرتا ہے سچ تو یہ ہے دسمبر کے آغاز ہی میں نہیں بلکہ ماہ جون سے دوست جلسہ کی تیاریوں میں لگ جاتے ہیں اور ہر گھر میں اس کا چرچا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر عیدین سے بھی بڑھ کر اس جلسہ کی یہ خصوصیت ہے کہ عیدین میں تو خال خال ہی لوگ دُور دُور سے گھروں میں عید منانے کے لئے آتے ہیں لیکن جلسہ کے دنوں میں اس خدا کے گھر میں چار دانگِ عالم سے دوست لمبی لمبی رخصت لے کر یہاں پہنچ جاتے ہیں اور کم از کم جلسہ سے ایک مہینہ پہلے ہی یہاں دوستوں کی رونق شروع ہو جاتی ہے اور جن دوستوں سے مدت سے ملاقات نہیں ہوتی ہے ان کی صورتیں بھی نظر آنے لگتی ہیں۔

وہ ذوق و شوق اور جوش و خروش جو احمدی جلسہ کے لئے دکھاتے ہیں سوائے حج کے اور کسی اجتماع کے لئے نہیں دکھایا جاتا۔ بے شک شریعتِ اسلامیہ نے مسلمانوں کے لئے جو حج فرض کیا ہے وہ تو کعبۃ اللہ مکہ ہی کے طواف اور دعاؤں سے ہی پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک احمدی کے لئے ہمارا جلسہ سالانہ بھی موجب حصولِ برکات ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے اور دنیا کے پردہ پر حج کعبۃ اللہ کے بعد مقدسوں اور پاکبازوں کا اتنا بڑا دینی اجتماع کہیں نہیں ہوتا۔ یہ شرف پہلے قادیان کو کلی طور پر حاصل تھا مگر تقسیم کے بعد اب یہ شرف ربوہ کو حاصل ہو گیا ہے تاہم قادیان دارالامان میں بھی یہ جلسہ تواتر کے ساتھ انعقاد پذیر ہوتا ہے۔ اور ویزا کی دقتوں کی وجہ سے صرف محدود سے چند پاکستانی دوست ہی اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے مشرقی پنجاب میں صرف قادیان ہی ایک ایسا مقام ہے جس میں اب ہزاروں مسلمان پُرامن زندگی بسر کرتے ہیں اور ایامِ جلسہ میں بھی بھارتی مسلمان حتی الوسع جلسہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں اور وہاں بھی درویشانِ قادیان کی قربانیوں کا نظارہ دیکھتے ہیں۔ چونکہ اکثر بھارتی دوست بھی ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے بیقرار ہوتے ہیں اس لئے قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ذرا پہلے ڈال دی گئی ہوئی ہیں کہ جو بھارتی دوست جلسہ ربوہ میں شمولیت کا عزم رکھتے ہیں وہ قادیان کے جلسہ سے فارغ ہو کر ربوہ تشریف لا سکیں۔

جلسہ میں شمولیت کے لئے دوستوں کے دلوں میں جو ذوق و شوق کے جذبات ہوتے ہیں وہ پہلی دفعہ راقم الحروف نے اس وقت محسوس کئے تھے جب وہ پہلی دفعہ غیر احمدی ہونے کی حالت میں دیکھ چکا ہے۔ راقم الحروف ۱۹۳۹ء کے جلسہ سالانہ میں جس کو سلور جوبلی بھی کہا جاتا ہے شامل ہوا تھا سیالکوٹ سے سپیشل گاڑی میں سوار ہوا جو احمدی دوستوں کے لئے ہی مخصوص تھی۔ اور ایسا سفر راقم الحروف نے پہلے کہاں کیا تھا۔ ریل گاڑی جنتِ مادی کا ٹکڑا بنی ہوئی تھی۔ کہیں صَلِّ عَلٰی کا شور ہے تو کہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کے نعرے لگ رہے ہیں۔ کہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور کہیں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا جا رہا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم کے چند اشعار نے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں راقم الحروف پر خاص اثر ڈالا تھا۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدرالدجیٰ یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

یہ ایک کافی لمبی نظم ہے اور ہر شعر تقدیس، خلوص میں ڈوبا ہوا ہے۔ چاہیئے کہ جلسہ میں تشریف لانے والے دوست ذکرِ الٰہی اور درود کے بعد یہ اور اسی قسم کی دوسری نظمیں راستوں میں گاتے ہوئے آئیں جائیں تاکہ ان کے ہر قدم میں اللہ تعالےٰ کی برکات ان پر نازل ہوں اور وہ جلسہ سالانہ کی برکات کا حصہ وافر لے کر واپس گھروں کو تشریف لے جائیں۔ اے ہمارے خدا ہمارے ساتھ ہو اور ہر وقت ہمارے ساتھ ہو اور ہمارا آنے والا جلسہ سالانہ پہلے سے کہیں زیادہ موجب برکات ثابت ہو اور تیرا دین چار دانگِ عالم میں پھیلتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین ؂

گھر بیٹھے دُنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دُنیا کی سیر کا سامان کیجئے ؂

(مینیجر الفضل ربوہ)

حتی الوسع تمام دوستوں کو جلسہ سالانہ میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔

اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنائے جائیں گے جن سے ایمان یقین اور معرفت میں ترقی ہوگی،

میری دعا ہے کہ اس للّٰہی جلسہ میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم بخشے آمین۔

جلسہ سالانہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تاکیدی ارشادات

جلسہ سالانہ پر آنے کی تاکید

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنےٰ ادنےٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالےٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

جلسہ سالانہ کی غرض

۱۔ "اس جلسہ کی بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے اور ان کے معلومات دینی وسیع ہوں۔ اور معرفت ترقی پذیر ہو۔"

۲۔ "صرف طلب علم اور مشورہ اور امدادِ اسلام اور ملاقاتِ اخوان کے لئے یہ جلسہ تجویز کیا ہے۔

۳۔ ماسوا اس کے اس جلسہ میں یہ ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سفید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں.... یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر خدا کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

۴۔ نشانِ آسمانی کے ٹائیٹل پیج پر اس جلسہ کی یہ غرض بیان فرماتے ہیں:۔

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سننے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔"

۵۔ ایک عارضی فائدہ ان جلسوں کا یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں تودد تعارف ترقی پذیر ہوگا۔"

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دعا

"میں دعا کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالےٰ انکے ساتھ ہو اور انکو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے تم و غم دور فرمائے اور انکو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور انکی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ انکو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر انکے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

رمضان المبارک کے آخری دس دن کے فضائل

اعتکاف۔ لیلۃ القدر۔ قیام لیل میں مزید اہتمام

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ بلاد عربیہ

—(۱)—

یوں تو رمضان کے تیس دن ہی سراسر مبارک ہیں مگر آخری دس دن ایسے ہیں جبکہ مومن یہ محسوس کرتے ہیں کہ اب رمضان المبارک قریب الاختتام ہے۔ اس لئے اگر کوئی کمی یا کوتاہی رہ گئی ہے تو اس کا ازالہ کر لیا جائے۔ چنانچہ ان آخری دس ایام میں غیر معمولی اہتمام کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان ہوا ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَيِ الْعَشْرُ الْاَخِيْرُ مِنْ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں عبادت کا خاص اہتمام فرماتے۔ رات کے اکثر حصہ میں عبادت کے لئے بیدار رہتے۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی بیدار کرتے۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ

یعنی آپ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کے لئے وہ مجاہدہ کرتے جو دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔

ان روایات میں بتایا گیا ہے کہ ان آخری دس ایام میں قیام لیل میں حضورؐ کا انہماک غیر معمولی طور پر زیادہ ہوتا۔ اور اہل و عیال کی اصلاح اور تربیت کے لئے ان کو بھی بیدار فرمایا کرتے۔

—(۲)—

رمضان کے آخری دس ایام میں روزہ دار مسلمان ایک عظیم نعمت سے نوازا جاتا ہے اور وہ نعمت اعتکاف ہے۔ اعتکاف کی ہے۔ یہ لفظ عکوف سے ہے اس کے لغوی معنی ٹھہرنے اور ایک جگہ جم کر بیٹھنے کے ہیں۔ مگر شرعی اصطلاح میں اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر قسم کے کاروبار چھوڑ کر عبادت کی نیت سے اور رضائے باری کو مدنظر رکھتے ہوئے مسجد میں دن رات قیام کرے۔ اور سب کچھ چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو جائے۔ اور یہ ایام خالصۃً اس کی عبادت کے لئے وقف کر دے۔ اور اعتکاف کے احکام مسائل اور معتکف کے جملہ احوال و کوائف اس قرآنی آیت کا آئینہ دار ہیں۔

اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اعتکاف میں تلاوت قرآن کریم، ذکر الٰہی، تسبیح، تحمید، تکبیر اور درود شریف پڑھنے میں وقت گزارنا چاہیئے۔ اعتکاف کی عبادت کے لئے بہترین وقت رمضان المبارک کے آخری دس دن ہی ہو سکتے تھے۔ اس لئے اس غرض کے لئے ان ایام کو ہی منتخب کیا گیا۔ اس ماہ میں تزکیہ نفس اور اور روحانی تربیت کے لئے ایک کورس مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر تعلق باللہ میں اعلیٰ ترقی اور امتیازی پوزیشن حاصل کرنے کے لئے اعتکاف کے دس دن رکھے ہیں۔ جبکہ روزہ دار خدا تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز کے ساتھ اپنے گناہوں سے توبہ اور استغفار کرتا ہے۔ اور اس کے لیل و نہار روتے اور آنسو بہاتے ہوئے گزرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق روایات میں آتا ہے کہ آپؐ ہر سال رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔ وفات تک آپ کا یہی معمول رہا۔ آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہراتؓ بھی اعتکاف فرماتی رہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ وَهُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے۔ اور اس کی نیکیوں کا حساب ساری نیکیاں کرنے والے شخص کی طرح جاری رہتا ہے۔

اس حدیث میں اعتکاف کرنے والوں کو خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ مسجد میں مقید ہونے کی وجہ سے گناہوں سے رک جاتا ہے۔ اور کئی قباحتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور معتکف کے حساب میں وہ نیکیاں بھی شمار کر لی جاتی ہیں۔ جو اعتکاف کی وجہ سے انسان نہیں کر سکتا۔ جیسے عیادت، نماز جنازہ میں شمولیت، والدین کی خدمت وغیرہ۔

معتکف اپنے اعتکاف میں صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد جائے اعتکاف میں داخل ہو جائے۔ بیسویں تاریخ کی صبح کو بعد نماز فجر مسجد میں (جہاں باقاعدہ پنج وقت نماز ہوتی ہو) آ جانا چاہیئے اعتکاف سنت موکدہ ہے۔ معتکف کو مسجد کے باہر قضائے حاجت غسل اور نماز جمعہ کے لئے جانا جائز ہے۔ قضائے حاجت کے لئے چلتے چلتے اگر راستہ میں کسی کی بیمار پرسی کر لی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ ایک روایت کے مطابق حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم راستہ میں چلتے چلتے بیمار پرسی فرمایا کرتے تھے۔ مگر اس کے لئے ٹھہرتے نہیں تھے۔

—(۳)—

آخری عشرہ میں رمضان کی ایک امتیازی فضیلت یہ ہے کہ اس میں لیلۃ القدر آتی ہے۔ قرآن کریم میں اس رات کی فضیلت کے بارے میں آیا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ۔ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

ہم نے یقیناً اس قرآن کو ایک عزت والی رات میں اتارا ہے۔ اور تجھے کیا معلوم ہے کہ قدر والی رات کیا ہے۔ یہ قدر والی رات ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ فرشتے اور جبرائیلؑ اس رات میں اپنے رب کے حکم سے تمام امور کے لئے اترتے ہیں۔ پھر سلامتی ہے۔ اور یہ حالت صبح کے طلوع ہونے تک رہتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر کی ظاہری تعیین ایک حد تک کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (البخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری دس راتوں سے طاق راتوں میں تلاش کرو (یعنی اکیسویں تیئیسویں پچیسویں ستائیسویں اور انتیسویں رات)

اگر لیلۃ القدر کی یقینی تعیین کر دی جاتی تو کوئی محنت یا جستجو نہ کرنی پڑتی۔ دراصل اس میں حکمت یہ ہے کہ رمضان کے آخری دس ایام میں غیر معمولی انہماک سے عبادت کی جائے۔ جس میں حضور قلب ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر میں یہ دعا کرو

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا اور بڑا کرم کرنے والا ہے۔ اور درگزر کرنا تجھے بہت پسند ہے۔ اس لئے تو میری غلطیوں سے درگزر فرما۔

احمدی طالبات کو اہم نصائح

جامعہ نصرت ربوہ میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کی تقریر

جامعہ نصرت ربوہ میں ۲۷ اکتوبر کو بزم سیاسیات کا افتتاح حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ نے فرمایا۔ اس موقعہ پر اس بزم کے تحت یوم اقوام متحدہ بھی منایا گیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن شریف سے ہوا پھر حضرت سیدہ ممدوحہ نے نئے عہدیداران کا اعلان فرمایا۔ نئی صدر نے تقریر کی اور اسکے بعد ایک نظم پڑھی گئی۔ بعد ازاں سامعین کو اقوام متحدہ اور اسکے کاموں سے روشناس کرانے کے لئے دو مضمون پڑھے گئے۔ عنوان تھا "اقوام متحدہ اور اسکے مسائل دوسرے میں اقوام متحدہ کی اصلاح کے بارہ میں تجاویز پیش کی گئیں۔ دلچسپی کی خاطر چھوٹا سا رنگا رنگ پروگرام بھی پیش کیا گیا

اس موقعہ پر حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ نے جو قیمتی خطاب فرمایا اس کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ تمام احمدی طالبات اس سے مستفید ہو سکیں

خطاب

آپ نے فرمایا میں بزم سیاسیات سے خطاب کر رہی ہوں۔ یہ مضمون جس کو بی۔اے میں علم سیاسیات کہا جاتا ہے۔ لفظ سیاست سے نکلا ہے۔ جس کے معنی بنیاد کے ہوتے ہیں۔ اگر آپ ملک و قوم کے لئے مضبوط نہ ہونگیں۔ تو آپ کامیاب نہ ہو سکیں گی ہم یہی درس دینا چاہتے ہیں کہ آپ کا یہ زمانہ سیکھنے سمجھنے اور شعور پیدا کرنے کا زمانہ ہے۔ سیاسیات اسی لئے پڑھی جاتی ہے کہ آپ اپنی بنیادوں کو ابھی سے مضبوط کرنے کی طرف توجہ دیں۔ ہمارے لئے سب سے مقدم فرض یہی ہے کہ اپنے آپ کو اچھا شہری ثابت کر کے دوسروں کے لئے نمونہ پیش کریں۔

ہمارے ملک میں ہر قسم کے لوگ ہیں بچے بوڑھے اور جوان ان میں سے سب کو بہتر نمونہ ہونا چاہیئے۔ بچپن سے یہ مثل سنتے آئے ہیں کہ دیگ میں سے صرف ایک چاول کا دانہ دیکھکر پہچان کی جاتی ہے کہ ساری دیگ کو دیکھا جاتا ہے اس لئے ملک کے ہر شہری کو خواہ بچہ ہو۔ بوڑھا ہو یا جوان بہترین نمونہ ہونا چاہیئے۔ ہر فرد میں بہترین شہری کی پوری خوبیاں موجود ہوں۔

آپ نے فرمایا۔ سب سے پہلا درس جو طالبات کو دینا چاہیئے وہ یہ ہے کہ اسلام سب سے پہلا مذہب ہے جس نے کامل تعلیم دی ہے۔ قانون شکنی ایسی چیز ہے جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

کا درس اسلام کا اولین درس ہے اس لئے تم جہاں رہو حکومت کے فرمانبردار رہو۔

بچیوں میں اسلامی نقطہ نظر سے امن کی تعلیم دینی چاہیئے اچھا شہری بننے کی خواہش پیدا کرنی چاہیئے۔ مقصد یہ ہے کہ جہاں بھی رہیں ان کے محلہ یا شہر والے یہ کہیں کہ ہمیں اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچا بلکہ فائدہ ہی ملا ہے۔ آپ نے بہتر اخلاق کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا

"جب بھی ایک دوسرے کو ملو۔ تو السلام علیکم کہو۔ یہ کتنا خوبصورت اور امن پھیلانے والا حکم ہے۔ اگر دوسرے کے دل میں کوئی کینہ یا کھوٹ ہو تو اس پاک کلام سے سب دھل جاتے ہیں اور دشمنیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے اسلام اس کا حکم دیتا ہے۔ کہ اگر ہر ایک اس حکم پر عمل کرے تو امن و آشتی کی فضا پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح معاشرہ کو یکجا کرنے کے لئے اسلام بیمار کی عیادت کا حکم دیتا ہے یہ ایسا عمل ہے کہ اس سے انسان اپنے آپ کو خدا کے سامنے کمزور اور بے بس محسوس کرتا ہے۔ نیز صحت مند رہنے کی امنگ پیدا ہوتی ہے

تم میں ایک اور خوبی ہونی چاہیئے کہ تم ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرنیوالی ہو جب کوئی کسی ظالم کو روکنے کے لئے آگے بڑھتا ہے تو یہ اس ظالم کے ساتھ کوئی کینہ اور دشمنی نہیں ہوگی۔ بلکہ اسکی ہمدردی ہوگی۔

قرآن شریف کا ایک اہم مسئلہ جو میں آپ کے آگے بیان کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ صفائی کا خیال رکھو۔ حدیث میں تو یہ ہے کہ راستہ سے کانٹا بھی ہٹا دینا نیکی ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ کسی راستہ اور سایہ دار درخت کے نیچے گند نہ پھیلایا جائے۔ لیکن ہمارے ہاں عورتوں میں یہ عام عادت ہے۔ کہ راستہ چلتی ہوئی کھانے کی چیزوں کے چھلکے پھینکتی جائیں گی۔ جہاں بیٹھیں گی وہاں اردگرد گند پھیلا دیں گی۔ اس بری عادت کو بھی دور کرنے کا بیڑہ بھی جامعہ نصرت کی طالبات کو ہی اٹھانا چاہیئے۔ اس بات کا کبھی خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ چلتی عورتیں پھینک رہی ہیں تو ہمارے پھینکنے سے کیا فرق پڑے گا۔

کسی مذہب کے بانی نے اسلام کے بانیؐ سے زیادہ صفائی پر زور نہیں دیا۔ لیکن افسوس ہے کہ اب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے مذہب والے لوگ ہم سے زیادہ صاف ہیں اور صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ اسلام جس نے اس پر زیادہ زور دیا ہے اسی کو ماننے والے صفائی کا خیال نہیں رکھتے۔ گندگی کی عادت اور دوسری بری عادت اپنے سے دور کر دو۔

اسکے بعد خاکسار نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہماری مجلس کا افتتاح کرتے ہوئے صدارت کا شرف بخشا۔ اور طالبات کو نصائح سے نوازا۔

(صادقہ قمر ایم اے انچارج بزم سیاسیات جامعہ نصرت ربوہ)

دعائے مغفرت

برادرم بشیر احمد صاحب کشمیری کا لڑکا وفات پا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل عطا فرمائے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار میر عبدالواحد کشمیری ناصر آباد اسٹیٹ

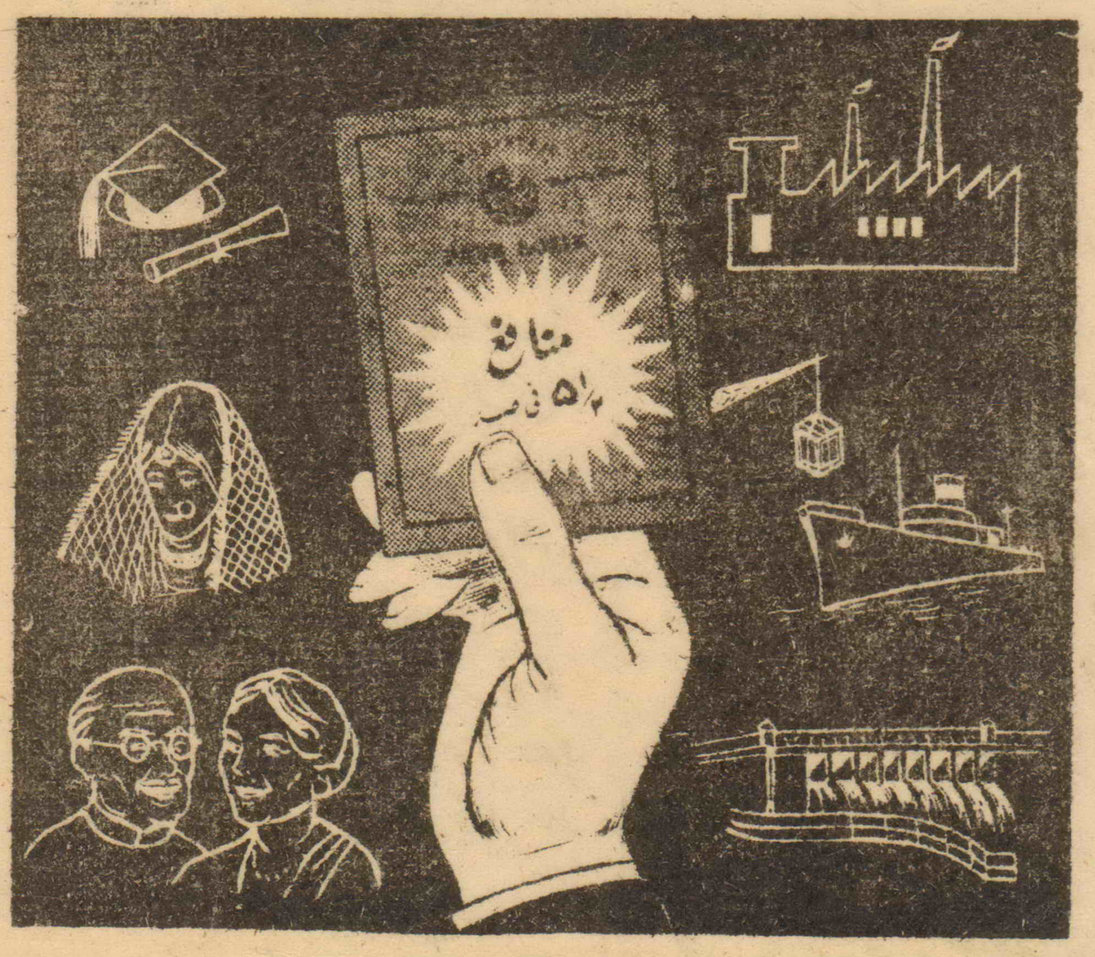

ایک پنتھ دو کاج

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں بچت جمع کرانے سے آپ کو بھی فائدہ اور آپ کے ملک کو بھی فائدہ۔ ایک طرف تو آپ اپنی بچت اور اس کے منافع کی رقم سے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے بہتر زندگی کے سامان مہیا کر سکتے ہیں۔ دوسری طرف آپ کی بچت تعمیری کاموں پر صرف ہوتی ہے ملک کے تعمیری اور تحقیقی ادارے ذرائع آمد و رفت اور چالنا بندرگاہ اور ترجیلا بند جیسے عظیم منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو سرمایہ لگایا جا رہا ہے اس میں وہ رقمیں بھی شامل ہیں جو آپ پوسٹ آفس سیونگ بینک میں جمع کراتے ہیں۔

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں نفع بھی سب سے زیادہ ملتا ہے

منافع کی شرح

عام حسابات پر	۵½ فی صد
میعادی حسابات پر	
۶ ماہ سے زائد اور ۱۲ ماہ سے کم مدت کے لئے	۵¾ فی صد
۱۲ " " " ۲۴ " " " "	۶ " "
۲۴ " " " ۳۶ " " " "	۶½ " "
۳۶ " " مدت کے لئے	۷ " "

پوسٹ آفس سیونگ بینک

FOR-1/69

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۷۷۱

میں ہاجرہ بیگم زوجہ میاں محمد ابراہیم قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19-6-69 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند ---- ۲۰۰۰ روپے
۲- زیورات طلائی ۳/۴ ۶ تولے
مالیتی ---- ۱۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہا:- ہاجرہ بیگم زوجہ محمد ابراہیم صاحب ملیر یا سپہ والنزد پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:- چوہدری مبارک احمد موصی ۱۹۰۹ پریم کوٹ۔ گواہ شد:- محمد ابراہیم خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۹۷۷۲

میں زبیدہ خانم بنت عبدالحفیظ خان صاحب قوم بنگزئی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد طلائی انگوٹھی مالیتی ---- ۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہا:- زبیدہ خانم بنت عبدالحفیظ خان صاحب عارضی منزل دارالصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد:- عبدالحفیظ خان ربوہ

گواہ شد:- غلام مصطفیٰ دارالصدر ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۷۷۳

میں سید ساجد احمد ولد سید سجاد حیدر صاحب قوم سید پیشہ تعلیم عمر بیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت مجھے ۵/- روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- سید ساجد احمد

گواہ شد:- منور احمد خان فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد:- عبدالستار کارکن فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۷۷۴

عائشہ بی بی زوجہ مہر الدین صاحب قوم انصاری پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ---- ۳۲ روپے
۲- زیور طلائی ایک تولہ ---- ۱۵۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہا:- عائشہ بی بی اہلیہ مہر دین بیت الشمس باغبانپورہ لاہور

گواہ شد:- مہر الدین بقلم خود ولد لہب دین صاحب گوجرانوالہ

گواہ شد:- محمد شریف گوجرانوالہ

مسل نمبر ۱۹۷۷۵

میں رشیدہ بیگم زوجہ رفیق احمد صاحب قوم چغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چاہ ڈلہی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ ---- ۵۰۰ روپے
۲- زیورات ۴ تولے مالیتی ---- ۶۰۰ "
(۱۰۰/- روپیہ ان کو بصورت زیور حق مہر ملا ہے) جو مندرجہ بالا زیور میں شامل ہے۔ میں اپنی جائیداد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہا:- رشیدہ بیگم زوجہ رفیق احمد صاحب چاہ ڈلہی موضع سمرا ضلع ملتان ڈاکخانہ لودھراں۔

گواہ شد:- قادر بخش خان کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

گواہ شد:- رفیق احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۹۷۷۶

میں صاحبزادہ محمد امجد لطیف ولد صاحبزادہ محمد لطیف صاحب۔ قوم سید پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- محمد امجد لطیف محلہ دارالصدر غربی (ب) ربوہ

گواہ شد:- صاحبزادہ محمد طیب دارالصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد:- عبدالسلام بھٹی سیکرٹری مال دارالصدر غربی ربوہ

درخواست دُعا

میرا سب سے چھوٹا بچہ عزیزی محمد ایوب ایک ماہ سے زائد عرصہ سے بیمار ہے اور ابھی تک بخار نہیں اترا۔ احباب بچے کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو صحت تندرستی اور کامل شفایابی عطا فرمائے۔ امین۔ حکیم محمد افضل فاروق اوچشریف

فاؤنٹین پین کے لئے چائنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے۔

چاند کے متعلق نئی معلومات

انسان جب سے پیدا ہوا ہے وہ اس بارے میں غور و فکر کرتا رہا ہے کہ یہ نظام شمسی جس کا ہماری دنیا ایک حصہ ہے اور اس کے مختلف سیارے چاند، مریخ، مشتری، زہرہ، اور زحل وغیرہ کب اور کیسے عالم وجود میں آئے اگرچہ ابھی تک حتمی طور پر ان سوالات کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن اپالو ۱۲ کی تسخیر قمر کی مہم کی کامیابی کے بعد انسان اس قابل ضرور ہو گیا ہے کہ وہ زیادہ سائنٹفک انداز میں ان سوالات کا جائزہ لے سکے اور انہیں حل کرنے کی کوشش کر سکے۔ اس سلسلہ میں سائنسی تحقیق و جستجو کی سب سے پہلی کڑی ارض کا قریب ترین ہمسایہ چاند ہے اس لئے کہ اس پر نہ صرف یہ کہ انسان قدم رکھ چکا ہے۔ بلکہ اس کی مٹی کے نمونے بھی وہ اپنے ساتھ لے آیا ہے قمری مٹی کے ابتدائی تجزیہ سے ہی چاند کی پیدائش، اس کی تاریخ اور موجودہ حالت کے بارے میں معلومات کا بیش بہا ذخیرہ سامنے آ چکا ہے۔ ان نئی معلومات کی روشنی میں سائنس دانوں کا خیال ہے کہ چاند کی تاریخ اور اس کی کیفیت زمین سے کافی مختلف رہی ہے سائنس دانوں کے اخذ کردہ ابتدائی نتائج کو مختصراً یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔

چاند اپنی اوپری سطح کے نیچے ایک شکستہ، بھربھرے گیند کی طرح ہو سکتا ہے جس میں دراڑیں اور شگاف، اندرونی حصہ تک موجود ہیں۔ چاند کی مٹی یا گرد میں ۵۰ فی صد شیشہ (چھوٹے چھوٹے چمکدار اور بصری ذرات) شامل ہے۔ خلا نورد جو تصاویر لائے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے قدم سیاہ شیشے کی پتلی سطح پر پڑ رہے تھے۔ جس کی بنیاد پر انہوں نے یہ رائے قائم کی کہ چاند کی سطح پر پھسلن ہے۔

اگر نئی معلومات کی بنیاد پر یہ توضیحات صحیح ہیں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ اپنی زندگی کے پہلے ڈیڑھ ارب برس میں چاند پر شہاب ثاقب بہت زیادہ گر رہے تھے اور آتش فشانی کا عمل بھی بہت زیادہ تھا۔ لیکن گزشتہ تین ارب سال میں چاند کی سطح اور اس کا اندرونی حصہ بہت ساکت رہا ہے۔ اسی سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ چاند کی سطح بہت قدیم ہے اور خارجی عوامل کے اثرات سے محفوظ رہی ہے۔ اس کے برعکس زمین جہاں اس طرح آج بھی سرگرم ہے جس طرح آج سے کھربوں سال پہلے تھی۔ خلا نورد، چاند پر۔ جو زلزلہ پیما چھوڑ آئے تھے اس سے حاصل ہونے والے سگنلوں سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ زمین کے برعکس چاند میں آتش فشانی عمل تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے جہاں تک اس امر کا سوال ہے کہ چاند کیسے عالم وجود میں آیا تو سائنس دان اس امر پر متفق ہیں کہ جب کسی گھومتے ہوئے جسم میں استواری گردش نہ رہے تو وہ پہلے لنگر سے کرہ نما بنتا ہے پھر بیضوی شکل اختیار کرتے ہوئے ملبوزی ہو جاتی ہے۔ جوں جوں یہ استواری گردش کم ہوتی جاتی ہے توں توں اس گھومتی ہوئی چیز کی شکل انسانی کمر کی صورت اختیار کرتی جاتی ہے جس کے ایک سرے پر ایک بہت بڑا گولا اور دوسرے پر مقابلتاً کم بڑا گولا ہوتا ہے (خیال رہے کہ اس تمام کارروائی کے دوران یہ ساری چیز باقاعدہ گھوم رہی ہے) جوں جوں لمحہ تقسیم نزدیک آتا جاتا ہے اس کمر کی چوڑائی کم سے کم ہوتی جاتی ہے۔ آخری جدائی ہونے سے پہلے ایک ایسا لمحہ آتا ہے کہ دونوں بڑے لوگوں کی مخالف سمتوں میں کشش کی وجہ سے ایک نہایت چھوٹا سا گولی ٹکڑا ان دونوں بڑے لوگوں کو مربوط کئے ہوتا ہے۔ اس موقع پر اس چھوٹے ٹکڑے پر اپنی ذاتی کشش ثقل حاوی ہوتی ہے اور جونہی دونوں بڑے گولے الگ ہوتے ہیں یہ چھوٹا ٹکڑا (جو اب ہمارا چاند ہے) اپنا علیحدہ وجود اختیار کر لیتا ہے بڑا گولہ اپنے جسم اور رفتار کی عظمت کی بنا پر انتہائی دور نکل گیا (جسے اب ہم مریخ کہتے ہیں) لیکن یہ ننھا ٹکڑا زمین کی گرفتاری میں آ گیا اور لگاتار اسی کا طواف کر رہا ہے زمین سے اس طرح علیحدہ نہ ہونے والے چھوٹے سے جسم کا زمین سے کم از کم فاصلہ زمین کے قطر کے برابر ہو سکتا ہے اور زیادہ سے زیادہ فاصلہ متعدد زمینی قطروں کے برابر ہو سکتا ہے نزدیک فاصلے پر موجودہ چاند پر زمینی لہروں کی کشش کا انتہائی اثر ہوتا ہے۔ جو چاند اور زمین کے درمیانی فاصلے کو زیادہ سے زیادہ کرتا جا رہا ہے۔ (باقی)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے

طلباء و طالبات

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء و طالبات کو امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ دیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور ان کی کامیابی کو دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

۴۹۔ دختر مکرم جناب محمد خان صاحب ملکی پور ضلع ملتان .. — ۵ روپے
۵۰ عزیزہ امۃ الشکور صلاح الدین بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ .. — ۵ روپے
۵۱ مکرم نار قلیط احمد صاحب متعلم کلیۃ الطب الجامعۃ الاحمدیہ ربوہ .. — ۱۰ روپے
۵۲ عزیزہ بشریٰ سیفی بنت مولانا نسیم سیفی صاحب نائب وکیل التبشیر ربوہ .. — ۱۰ روپے

دیگر طلباء و طالبات بھی اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والے مساجد کے لئے چندہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مجلس اطفال الاحمدیہ توجہ فرمائیں

تشحیذ الاذہان کا سالنامہ شائع ہو چکا ہے۔ اس میں

۱۔ قرآن پاک اور احادیث سے پیارے پیارے پُر حکمت کلمات۔
۲۔ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے روح پرور ملفوظات
۳۔ بزرگوں کے زریں اقوال
۴۔ اسلام اور احمدیت سے واقفیت پیدا کرنے والے عمدہ مضامین
۵۔ دلوں کو لبھانے والی نظمیں۔
۶۔ نصیحت آموز دلچسپ کہانیاں۔ اور واقعات
۷۔ بے اختیار ہنسا دینے والے لطائف۔

شائع کئے گئے ہیں۔ جو اطفال کے لئے بے حد مفید ہیں۔ اور ہر طفل کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ تمام ناظمین اطفال ابھی سے اپنی مجلس کے اطفال کے لئے کاپیاں ریزرو کروا لیں۔ کیونکہ خریداران کی تعداد بہت محدود تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ اس لئے جلد -/۲ روپے فی رسالہ کے حساب سے قیمت بھجوا کر رسالہ منگوا کر استفادہ کریں۔

(منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کے لئے مختصر رپورٹ فارم

دیہاتی مجالس کی سہولت کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک مختصر رپورٹ فارم تیار کرا لیا ہے۔ جن مجالس کو سابقہ رپورٹ فارم پُر کرنا مشکل نظر آتا ہو انہیں چاہیئے کہ مرکز سے مختصر رپورٹ فارم طلب کریں قائدین اضلاع اس سلسلہ میں ضرورت مند مجالس کی نشاندہی فرمائیں۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کتاب
اسلام کا اقتصادی نظام
جس میں سوشلزم کمیونزم ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت۔ پتہ صاف لکھیں
محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائل پور

خدا رحمٰن و رحیم ہے وہ بندوں سے ہمیشہ محبت کا ہی معاملہ کرتا ہے

وہ بندہ کو کبھی نہیں چھوڑتا سوائے اس کے کہ بندہ اسے خود چھوڑ دے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے۔ تمہارا خدا تو ایک ہی خدا ہے۔ جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور پھر وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔ ایسی کامل صفات رکھنے والے خدا پر ایمان رکھتے ہوئے تمہیں اپنے دشمنوں سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے تمہاری حفاظت کے لئے تمہارا خدا موجود ہے پس تم اس پر توکل رکھو۔ اور اسی سے مدد مانگتے رہو۔ وہ تمہارے دشمن کو تم پر کبھی غالب نہیں آنے دے گا اور خواہ تمہاری کشتی مشکلات کے بھنور میں کتنے بھی چکر کھائے پھر بھی وہ تمہیں اس میں سے نکال کر ساحلِ کامیابی پر پہنچا دے گا۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں بہشتی مقبرہ سے ایک کشتی پر آرہا ہوں۔ اور میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں راستہ میں کثرت سے پانی ہے اور ایک طوفان سا آیا ہوا معلوم ہوتا ہے جب ہم پل والی جگہ کے قریب پہنچے۔ جہاں پہلے صرف دو لکڑیاں لوگوں کے آنے جانے کے لئے رکھی رہتی تھیں تو وہاں میں کیا دیکھتا ہوں کہ کشتی بھنور میں پھنس گئی ہے اور چکر کھانے لگی ہے اس سے سب لوگ جو کشتی میں بیٹھے تھے ڈرنے لگے۔ جب ان کی حالت مایوسی تک پہنچ گئی تو یکدم پانی میں سے ایک ہاتھ نکلا جس میں ایک تحریر تھی اور اس میں لکھا تھا کہ یہاں ایک پیر صاحب کی قبر ہے۔ اُن سے درخواست کرو تو کشتی بھنور میں سے نکل جائے گی میں نے کہا یہ تو شرک ہے میں اس کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ خواہ ہماری جان چلی جائے میں جوں جوں انکار کرتا گیا چکر بڑھتے گئے اس پر میرے ساتھیوں میں سے بعض نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے اور انہوں نے پیر صاحب کے نام ایک رقعہ لکھ کر بغیر میرے علم کے پانی میں ڈال دیا۔ جب مجھے اس کا علم ہوا تو میں نے جوش سے کہا کہ یہ شرک ہے اور میں نے فوراً پانی میں چھلانگ لگا دی اور کود کر وہ کاغذ پکڑ لیا اور اسے باہر لے آیا اور جونہی میں نے ایسا کیا کشتی بھنور میں سے نکل گئی۔ پس مومن پر خواہ کتنی بھی مشکلات آئیں اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ پر توکل رکھے اور اس کے سوا کسی اور کا خوف اپنے دل میں نہ پیدا ہونے دے

یہاں سوال ہو سکتا تھا کہ اچھا اگر وہی ایک معبود ہے تو ہمیں کیا معلوم کہ وہ ہم سے کیا معاملہ کرے گا۔ اس لئے فرمایا کہ وہ رحمٰن و رحیم ہے وہ ہمیشہ محبت کا ہی معاملہ کرتا ہے اور بندہ کو نہیں چھوڑتا۔ سوائے اس کے کہ بندہ اسے خود چھوڑ دے وہ پہلے بغیر کسی عمل کے انسان پر اپنے بے انتہا فضل نازل کرتا ہے اور جب بندہ ان سامانوں سے فائدہ اٹھاتا ہے تو رحیمیت کے ماتحت اس پر مزید احسان کرتا ہے اور یہ سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے رحمٰن و رحیم ہونے کی مثال درحقیقت اس بوڑھے کے کھجور لگانے کی سی ہے جس نے بادشاہ سے دو تین دفعہ کئی ہزار روپیہ انعام کے طور پر لے لیا تھا۔ بادشاہ کا خزانہ تو محدود تھا اس لئے وہ منہ پھیر کر چلا گیا۔ مگر ہمارے خدا کا خزانہ محدود نہیں ہمارا بادشاہ تو خود کہتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا اور پھر مانگتے چلے جاؤ تا کہ میں تمہیں دیتا چلا جاؤں غرض اللہ تعالےٰ بے انتہا فضل کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اس کے خزانے غیر محدود ہیں وہ کہتا ہے کہ تم پھر کام کرو تو میں پھر تمہیں انعام دوں گا پھر کرو تو میں پھر دوں گا اور ہمیشہ تمہیں اپنے انعامات سے حصہ دیتا چلا جاؤں گا۔ اس جگہ اِلٰهُكُمْ سے جو شبہ پیدا ہوتا تھا کہ شائد کسی اور کا خدا بھی ہوگا یا کئی خدا ہوتے ہوں گے اس کا ازالہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے کر دیا اور الرحمٰن الرحیم سے اس کی کامل صفات بیان کر کے بھی کسی اور الٰہ کی ضرورت نہ رہنے دی۔ (تفسیر کبیر سورۃ البقرہ)

چوہدری محمد نذیر خان صاحب رئیس امین آباد وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ملک مبارک احمد خان صاحب امین آبادی مالک بلبیہ عجائب گھر کے ماموں محترم چوہدری محمد نذیر خان صاحب رئیس امین آباد ۲۶ نومبر ۱۹۶۹ء مطابق ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۸۹ ہجری صبح ساڑھے تین بجے وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم ۱۹۳۳ء میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ بہت مخلص صوم و صلوٰۃ کے پابند تہجد گزار دعا گو تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو رؤیا و کشوف کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ تحریک جدید کے شروع سے وفات تک مجاہد رہے وفات سے چند ماہ پہلے اپنی دونوں مرحومہ بیویوں کی طرف سے بھی فضل عمر فاؤنڈیشن میں حصہ لیا۔ اور تحریک جدید کا حساب صاف کیا۔ آپ کو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ سے دلی محبت تھی۔ اور ان کے لئے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے التزام سے دعائیں کرتے تھے۔

احباب جماعت نماز جنازہ غائبانہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں اور دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور اپنے خاص جوار رحمت میں جگہ دے نیز آپ کی اولاد اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر ان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو آمین۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر ضرور تحریر کیا کریں (مینیجر)

فدیہ رمضان اور خدمت درویشاں

جن دوستوں پر شرعی لحاظ سے فدیہ فرض ہے یا جو روزوں کی توفیق پانے کے لئے فدیہ دینا چاہتے ہیں یا جو روزے رکھنے کے ساتھ مزید حصولِ ثواب کی خاطر فدیہ بھی دینا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے فدیوں کی رقوم نظارت خدمت درویشاں میں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

نوٹ: تمام رقوم بذریعہ منی آرڈر بھجوائی جائیں تا کہ رمضان ختم ہونے سے قبل پہنچ جاویں۔

(ناظر خدمت درویشاں ربوہ)

فطرانہ کی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جائے

قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا کہ احباب جماعت فطرانہ کی رقوم کا ۱/۱۰ حصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوائیں۔ اس اعلان کے ذریعہ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعتوں کی طرف سے فطرانہ کی رقوم براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں دوسرے چندوں کی طرح بھجوانی چاہئیں۔

عہدیداران مقامی مہربانی فرما کر اس کو نوٹ فرمالیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے بہنوئی مکرم چوہدری محمد عارف صاحب آف مبارک پور ضلع ملتان لاہور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب ان کی صحت کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں

(مظفر احمد چوہدری ایجنٹ منسٹری آف ڈیفنس موٹر ملیڈ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۶۵